



سوال

(215) تعلیم و تدریس پر اجرت کا جواز

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا دینی تعلیم و تدریس پر اجرت لینا جائز ہے؟ دلائل سے واضح کریں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«ان احق ما اخذتم علیہ اجر کتاب اللہ» تم جس پر اجرت لیتے ہو ان میں سب سے زیادہ مستحق کتاب اللہ ہے۔ (صحیح بخاری: ۵۴۳۷)

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ کتاب الاجارہ، باب ما یعطی فی الرقیۃ علی اعیاء العرب بفاتحۃ الكتاب، قبل ج ۲۲۷۶ میں بھی لائے ہیں۔ اس حدیث کی شرح میں حافظ ابن حجر لکھتے ہیں، "واستدل بہ للجمهور فی جواز اخذ الاجرة علی تعلیم القرآن" اور اس سے جمہور کے لئے دلیل لی گئی ہے کہ تعلیم القرآن پر اجرت لینا جائز ہے۔ (فتح الباری ج ۳ ص ۲۵۳)

اب چند آثار پر پیش خدمت ہیں:

۱: حکم بن عتیبہ (تابعی صغیر) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ما سمعت فقہاً یکرہہ" میں نے کسی فقہیہ کو بھی اسے (اجرت معلم کو) مکروہ قرار دیتے ہوئے نہیں سنا۔ (مسند علی بن الجعد: ۱۰۵ و سندہ صحیح)

۲: معاویہ بن قرہ (تابعی) رحمہ اللہ نے فرمایا: "انی لارجوان یحون لہ فی ذلک خیر" مجھے یہ امید ہے کہ اس کے لئے اس میں اجر ہوگا۔ (مسند علی بن الجعد: ۱۰۴ و سندہ صحیح)

۳: ابو قلابہ (تابعی) رحمہ اللہ تعلیم دینے والے معلم کو اجرت (تمنا) میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ (دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ ج ۶ ص ۲۲۰ ح ۲۰۸۲۳ و سندہ صحیح)

۴: طاؤس (تابعی) رحمہ اللہ بھی اسے جائز سمجھتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ ایضاً، ج ۱ ص ۲۰۸۲۵ و سندہ صحیح)

۵: محمد بن سیرین (تابعی) رحمہ اللہ کے قول سے بھی اس کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۶/۲۲۳ ح ۲۰۸۳۵ و سندہ صحیح)



۶: ابراہیم نخعی (تابعی صغیر) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **”کانوا یکرہون اجرا معلوم“** وہ (لگے لوگ، سلف صالحین) معلم کی اجرت کو مکروہ سمجھتے تھے۔ (مسند علی بن الجعد: ۱۰۶ و ۱۰۷ سندہ قوی)

اس پر استدراک کرتے ہوئے امام شعبہ بن الحجج رحمہ اللہ، امام ابو الششاء جابر بن زید (تابعی) رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں: بہتر و افضل یہی ہے کہ تعلیم و تدریس کی اجرت نہ لی جائے تاہم اگر کوئی شخص اجرت لے لیتا ہے تو جائز ہے۔

تنبیہ (۱):

تمام آثار کو مد نظر رکھتے ہوئے، ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے قول **”یکرہون“** میں کراہت سے کراہت تنزیہی مراد ہے اور حکم بن عتیبہ رحمہ اللہ کے قول **”یکرہمہ“** میں کراہت تحریمی مراد ہے۔ واللہ اعلم

تنبیہ (۲):

بعض آثار صحیح بخاری (قبل ج ۲۲، ۶) میں بعض اختلاف کے ساتھ مذکور ہیں۔ اجرت تعلیم القرآن کا انکار کرنے والے بعض الناس جن آیات و روایات سے استدلال کرتے ہیں ان کا تعلق دو امور سے ہے:

۱: اجرت تبلیغ (یعنی جو تبلیغ فرض ہے اس پر اجرت لینا)

لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا اور **وَلَا تَشْتَرُوا بِإِيتِي شَيْئًا قَلِيلًا** وغیرہ آیات کا یہی مفہوم ہے۔ نیز دیکھئے ”دینی امور پر اجرت کا جواز“ ص ۶

۲: قراءت قرآن پر اجرت (یعنی نماز تراویح میں قرآن سنا کر اس کی اجرت لینا) حدیث: **«اقْرَأُوا الْقُرْآنَ وَلَا تَأْكُلُوا بِهِ»** وغیرہ کا یہی مطلب و مفہوم ہے۔ دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (ج ۲ ص ۳۰۰ باب فی الرجل یقوم بالناس فی رمضان فیعطی، ج ۴۲، ۴۳)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج ۲ ص ۴۹۶

محدث فتویٰ